دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 28192 — نام حذیفہ موتیوالا — مطلوب عمومی

تاریخ 3/6/2016 — پتہ

رابطہ نمبر — موضوع مسجد میں مانگنا

ای میل — کاتب عبد اللہ حبیب

السلام علیکم کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کے سائل کا مسجد کے اندر مانگنا خواہ دینی حاجت ہو جیسے مسجد یا مدرسے کیل؟ مانگنا یا دنیوی حاجت اور خواہ اس کے مانگنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو جیسے نماز میں خلل آنا وغیرہ یا نہیں کیسا ہے؟؟ براہ کرم تفصیلی جواب شرعی سے رہنمائی فرمائیں؟؟

الجواب حامداومصلیا

مساجد میں دینی حاجت جیسے مسجد، مدرسے وغیرہ کی معاونت کے لئے چندے کا اعلان کرنا جائز اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ البتہ اپنی ذاتی ضرورت کیلئے جب تک ایک دن کا کھانا موجود ہو تو اس سلسلہ میں اعلان کرنا اور نمازیوں کے کندھے پھلانگتے ہوئے جانا جیسا کہ مسجد میں اس قسم کا اعلان کرنے والوں کی عادت ہے شرعاً جائز نہیں۔

کمافی مشکوۃ المصابیح: وعن عبدالرحمٰن ابن خباب قال شهدت النبی ﷺ وهو يحث على جيش العسيرة فقام عثمانؓ فقال يا رسول الله ﷺ على بعير بادلاسها واقتابهافی سبيل الله ثم حض على جيش فقام عثمانؓ فقال على مائة بعير بادلاسهاواقتابها ثم حض (الى قوله) فانارايتر سول الله ﷺ ينزل عن المنبروهويقول ماعلى عثمان ماعمل بعدهذه ما على عثمان ما عمل بعد هذه رواه الترمزی الخ (ج۲ ص۵۶۱)۔ کمافی سنن ابن ماجه: عن سلمة بن عبيدالله بن محصن الانصاری عن ابيه قال قال رسول الله ﷺ من اصبح منكم معافافی جسده آمنافی سربه عنده قوت يومه فكانماحيزت له الدنيا (ص۳۰۵)۔.......... والله اعلم باالصواب.

عبدالله حبيب عفى عنه

دار الافتاء جامعه بنوريه عالميه كراچی۱۶

۱۴۳۷/۶/۲۷ هجری

الجواب صحیح — بندہ سیف [illegible] — دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی — ۵ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح — بندہ [illegible] — دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی — ۱۴۳۷ھ

(مہریں: رئیس — دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ؛ دار الافتاء ۲۸۱۹۲ — ۵/۷/۱۴۳۷ھ)

13/4/16